ماہنامہ
جرمنی
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر: شمس الحق
ماہ اکتوبر ۱۹۹۵ء

جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۵ کے موقع پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں تین بھرپور تبلیغی نشستوں کا انعقاد

ہزاروں بوسنین و البانین، جرمن، عرب، افریقن، ترک اور بنگالی مہمانوں کو دعوت الی اللہ

سینکڑوں مہمانوں نے حضور ایدہ اللہ سے سوالات کئے اور شرح صدر ہونے پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران سب سے پہلی تبلیغی نشست جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز ۹ ستمبر ۱۹۹۵ کو جلسہ گاہ کے بڑے ہال میں منعقد ہوئی یہ نشست بوزنین اور البانین مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب پر مشتمل تھی اور اس کے لئے ہال میں صبح ہی کرسیاں اور بنچ بچھا کر تیاری کردی گئی تھی۔ ہال کے ایک جانب بوزنین اور البانین زبانوں میں سلسلہ کے لٹریچر کا ایک بڑا سٹال خصوصی طور پر لگایا گیا تھا جہاں بوزنین اور البانین جھنڈے، انکے قومی نشانات کے سٹکر اور بیجز بھی دستیاب تھے۔ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر بھی مہمانوں کی کشش اور توجہ کا باعث تھیں۔

مہمانوں کے اپنی نشستوں پر بیٹھ جانے اور پروگرام کی تیاری مکمل ہونے پر ڈیڑھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لائے تو جملہ مہمان نعرہ ہائے تکبیر لگاتے ہوئے احتراما کھڑے ہو گئے اور والہانہ طور پر حضور کا استقبال کیا حضور نے اپنی نشست سنبھالتے ہی کاروائی کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ ایک احمدی بوزنین دوست محترم حمزہ جولیان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا بوزنین ترجمہ پیش کیا اس کے بعد جماعت وائبلنگن کی تین البانین احمدی بچیوں عزیزہ TUTA، عزیزہ BESA اور عزیزہ FLORIA نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اردو کلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے

نہایت خوش الحانی سے کورس کی شکل میں پڑھا جو سامعین کے لئے باعث حیرت و خوشی تھا۔ اس نظم کا بوزنین ترجمہ جماعت Eschwege کی نو احمدی بوزنین خاتون مسز عبد اللہ BEDJIA نے کیا۔ اس سے قبل تلاوت قرآن کریم اور نظم کا البانین زبان میں ترجمہ محترم ڈاکٹر محمد اعظم صاحب نے پیش کرنے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد انہی بچیوں نے البانین زبان میں ایک قصیدہ پیش کیا۔ اسی طرح یہ پروگرام انتہائی دلچسپ انداز اور اپنائیت کے ماحول میں شروع ہوا جس کا جذب و اثر ہر شخص نے محفل کے آخر تک محسوس کیا۔

ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرماتے ہوئے کسی بھی قسم کے دینی سوال کے پوچھنے کی دعوت دی اس موقعہ پر البانین

باقی صفحہ ۴ پر

پارلیمنٹ اور ذرائع ابلاغ کے نمائندگان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ان کے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران جگہ جگہ جرمنی کے مختلف پارلیمانی نمائندگان، پریس رپورٹرز اور میئر حضرات نے ملاقاتیں کیں۔

ایک بہت بڑے جج Mr. Shäffer بھی حضور کی آمد کا سن کر ملنے چلے آئے۔ موصوف صوبائی ہیڈکوارٹر Wiesbaden کی تمام عدالتوں کے سربراہ ہیں۔ DPA کے نمائندہ Hano Martin Schubert نے 8 ستمبر کو جلسہ گاہ میں حضور سے ملاقات کی اور مختصر انٹرویو لیا۔ اسی روز من ہائم کے Auslander Beafter جناب Schmitt نے جلسہ کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ 10 ستمبر کو RNF (Rhein Necker Fernsehen) کے نمائندہ نے بھی حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو لیا اور جلسہ کی بھی فلم بنائی جو RTL پر دکھائی بھی گئی۔ اسی روز Pro. Egon Juttrae اور Dr. Kübler (مع افراد خاندان) نے بھی حضور سے جلسہ گاہ میں حاضر ہو کر ملاقات کی۔ مورخہ 11 ستمبر کو جمہوریہ جرمنی کی پارلیمنٹ کے نمائندگان Dr. Kübler اور Mr. Petra Ernstberger نے مسجد نور میں حضور سے ملاقات کی اور دوپہر کا کھانا حضور کی دعوت پر وہیں تناول کیا

جرمنی میں MTA کے سٹوڈیو کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران ۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ کو مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے نو تعمیر شدہ سٹوڈیو کا افتتاح فرمایا۔ یہ سٹوڈیو شعبہ سمعی و بصری جرمنی کے تحت فرانکفورٹ سٹی کے مرکز بیت القیوم (NIEDERESCH BACH) میں تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اگست ۱۹۹۵ میں شہید ہو جانے والے نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری محترم مبشر احمد صاحب کی خدمات کے اعتراف کے طور پر اس سٹوڈیو کا نام مبشر سٹوڈیو رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اس سٹوڈیو کے افتتاح کے لئے مشہور جرمن ٹی وی ZDF کے معروف پروڈیوسر Mr. ELMAR GUNSCH کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شام 5 بجے اس کے افتتاح کے لئے بیت القیوم تشریف لائے تو امیر جماعت جرمنی اور معزز مہمان نے حضور کا استقبال کیا، مہمان موصوف نے حضور کی خدمت میں ایک شیلڈ بھی پیش کی۔ حضور نے سٹوڈیو کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کی اور سٹوڈیو میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے امیر صاحب جرمنی اور معزز مہمان کے ساتھ چھ بجے تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی یہ کاروائی کلوز سرکٹ ٹی وی سسٹم کے ذریعہ بیت القیوم کے ہال میں بھی دکھائی گئی۔ جہاں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر مدعوین تشریف رکھتے تھے۔ 6 بجے شام حضور ایدہ اللہ سٹوڈیو سے اس ہال میں تشریف لائے تو باقاعدہ افتتاحی تقریب ہوئی۔ جس میں پہلے تلاوت ہوئی۔ پھر حضور کی اجازت سے محترم محمد اسحاق صاحب آف من ہائم نے وہ پنجابی نظم پڑھی جو حضور نے محترم مبشر باجوہ صاحب کی یاد میں کہی ہے۔ نظم سنتے ہوئے حضور پر بے حد رقت طاری ہو گئی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

جرمنی کے دور دراز شہروں میں حضور ایدہ اللہ کی تبلیغی و تربیتی مصروفیات کی مختصر روداد

حضور ایدہ اللہ جماعت جرمنی کے مختلف ریجنز میں تشریف لیجا کر احباب سے ملاقاتیں اور تبلیغی نشستوں میں شمولیت فرماتے رہے

میونخ، کاسل، کولون اور ہمبرگ ریجنوں میں مختلف اقوام کے ساتھ آٹھ تبلیغی نشستیں اور سینکڑوں افراد کا قبول حق

(قسط نمبر ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد مزید دس دن جرمنی میں قیام فرمایا اور جرمنی کے دور دراز علاقوں میں تشریف لیجا کر احباب جماعت کو شرف ملاقات عطا فرمانے کے علاوہ آٹھ تبلیغی نشستوں میں شرکت فرمائی اور مختلف اقوام تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا، نیز اسلام اور جماعت کے بارہ میں غلط فہمیوں کی وضاحت فرمائی اور جگہ جگہ سلسلہ احمدیہ میں فوج در فوج داخل ہونے کے خواہشمند احباب سے دستی بیعت لی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار ایک شہر سے دوسرے شہر کا طویل سفر کر کے تشریف لے جاتے اور وہاں پہنچتے ہی تقریب میں رونق افروز ہو جاتے اور گھنٹوں سوال و جواب میں مصروف رہ کر رات گئے فارغ ہوتے اور اپنی قیام گاہ پر رات کے بارہ بجے اور کبھی ایک بجے پہنچتے اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد نماز فجر سے اگلے روز کی مصروفیات کا آغاز فرما دیتے۔ الحمد للہ اللھم زد فزد و بارک لہ فی عمرہ وصحتہ واستعدادہ آمین۔

اس سے قبل اخبار احمدیہ میں حضور انور ایدہ اللہ کے حالیہ دورہ جرمنی کے ابتدائی چھ ایام، مورخہ ۶، ستمبر سے ۱۱، ستمبر ۱۹۹۵ تک کی رپورٹ پیش کی جا چکی ہے۔ بقیہ ۹، ایام مورخہ ۱۲، ستمبر سے ۲۰، ستمبر کی رپورٹ ان سطور کے ذریعہ ہدیہ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

میونخ ریجن میں ورود مسعود:

مورخہ ۱۲، ستمبر کی صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور فرانکفورٹ میں احباب جماعت سے ملاقاتیں فرمائیں اور دفتری امور سرانجام دیئے اور نماز ظہر و عصر کے بعد ساڑھے تین بجے سہ پہر حضور انور مع اہل قافلہ میونخ ریجن کے دو روزہ دورے پر روانہ ہوئے اور

باقی صفحہ ۴ پر

بقیہ صفحہ ۱: تبلیغی نشستیں

زبان میں ترجمہ کے لئے محترم محمد زکریا خان صاحب فاضل اور بوزنین زبان کے لئے ماہر ترجمان خاتون آرمینہ ارناتووچ موجود تھیں۔ حضور کے ہمراہ سٹیج پر امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب اور مشنری انچارج جرمنی محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب بھی موجود رہے۔ سوالات کی دعوت ملنے پر ایک بوزنین مہمان نے ختم نبوت کے حوالہ سے تین مختلف احادیث پیش کیں اور استفسار کیا کہ ان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مزید کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جبکہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس سوال کا جواب شرح و بسط کے ساتھ دیا جو ۲ بج کر ۴۰ منٹ تک جاری رہا۔ حضور اس قدر محبت کے ساتھ اس سوال کا جواب عطا فرما رہے تھے کہ کسی کو بھی وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا۔ حضور نے اولاً قرآن کریم سے نبوت و شریعت کے اتمام و اکمال کا مفہوم بیان فرمایا پھر وہ احادیث پیش فرمائیں جن سے اجرائے نبوت نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ ہو نہیں سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں تضاد ہو اور وہ قرآن کریم سے ٹکرانے والا ہو۔ اس لئے وہ احادیث جو آپ نے پیش کی ہیں لازماً ان پر نظر کرنی ہو گی ان پر غور کرنا ہو گا۔ چنانچہ حضور نے ان احادیث کا پس منظر کے ساتھ مفہوم پیش فرمایا اور انکے معانی بیان فرمائے تو سوال پوچھنے والے مہمان جو مائیک کے سامنے بیٹھے پورے انہماک سے حضور کے کلمات سن رہے تھے مطمئن ہو کر اپنی جگہ پر تشریف لے گئے۔

دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ احادیث قرآن کریم کی وضاحت اور تفسیر ہیں۔ اس لئے ہمیں ان پر بھی ایمان رکھنا چاہئے اور جو حدیث پر ایمان نہیں لاتا وہ قرآن پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔ اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کا وہ مضبوط اور ٹھوس موقف پیش فرمایا جو سیدنا حضرت مسیح موعود نے سو سال قبل مسلمانوں کے فرقوں کے سامنے حکم و عدل کی حیثیت سے رکھا تھا حضور نے فرمایا قرآن پر ایمان لانے والا لازماً حدیث پر بھی ایمان رکھتا ہے مگر جو حدیث قرآن کے صریحاً خلاف ہو ایسی حدیث کو لازماً ترک کردینا پڑے گا حضور نے حدیث کے متعلق اس موقف کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء نے ہزاروں لاکھوں احادیث جمع کردی ہیں۔ جن میں ہر قسم کی کمزور اور ضعیف احادیث بھی شامل ہیں۔ جن میں سے ہمیں صحیح اور قوی احادیث کو تلاش کرنا ہو گا اسی لئے تو حضرت امام بخاری نے اپنے پاس موجود مجموعہ احادیث جو کہ ایک لاکھ پر مشتمل تھا، میں سے صرف چھ ہزار احادیث کو صحیح بخاری میں شامل کیا۔

حضور نے فرمایا اصول یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں کوئی تضاد نہیں ہے چنانچہ احادیث پر ایمان رکھنے اور ان کا انتخاب کرنے میں بھی یہی اصول پیش نظر ہونا چاہئے۔ حضور نے اسی بحث کو نہایت آسان اور واضح مثالوں کے ساتھ سمجھاتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں سمیٹا۔

ایک سوال یہ ہوا کہ علماء کہتے ہیں کہ مسیح آئیگا مگر وہ نبی نہیں ہوگا عام آدمی کیطرح ہو گا

حضور نے اس کا دو ٹوک جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ غلط کہتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ نبی ہو گا تو پھر وہ کون کہتا ہے کہ وہ نبی نہیں ہو گا۔

ایک مہمان نے پوچھا کہ یہ تہتر واں (۷۳) فرقہ کونسا ہو گا جو ناجی ہو گا۔ اس پر حضور نے نہایت برجستگی سے فرمایا ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ ہی ہے کیونکہ جماعت کا قیام مسیح کے ذریعہ ہی ہونا تھا۔ امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر ۷۳ واں فرقہ پیدا ہو نہیں سکتا تھا۔ پھر حضور نے اس کی تفصیل بیان فرمائی۔

سلمان رشدی کے بارہ میں جماعت کے موقف کا پوچھا گیا تو حضور نے قلت وقت کے پیش نظر ایک مرتبہ پھر اسے دہرانے کی بجائے اپنے ان خطبات جمعہ کا حوالہ دیا جو آپ نے اس بارہ میں چند سال پہلے ارشاد فرمائے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ خطبات کیسٹس میں آپ کو مہیا کئے جاسکتے ہیں۔

ایک مہمان کا سوال تھا کہ پاکستان اور یہاں کی عورتوں کے پردہ میں فرق کیوں ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے پردہ کی روح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پردہ کی حقیقت یہ ہے کہ عورت حیاء اور وقار کا مظہر ہو۔ وہ اپنی زینت ظاہر کرنے والی نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں معاشرہ Corrupt ہو جائے گا باقی پردے کی مختلف صورتیں ہیں اس اصول کے پیش نظر پردہ ہونا چاہئے۔

مجلس سوال و جواب اپنے اختتام کو پہنچی تو ایک بوسنین خاتون نے نہایت جذباتی اور والہانہ انداز میں مائیک پر آکر حضور کو اہل بوسنیا اور کوسوا کیطرف سے خوش آمدید اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ اس نے حضور کے لئے پر خلوص دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ اپنے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ اس روحانی اور پر کیف ماحول اور سرور بخش کیفیت میں یہ مجلس ۴ بجکر ۵ منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی تو حضور ایدہ اللہ سٹیج سے اتر کر سامعین کے سامنے خاص ترتیب سے رکھی گئی کرسیوں میں سے صدر کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ تاآپ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کے خواہش مند مہمانوں سے بیعت لے سکیں۔ یہاں انتظام اسطرح کیا گیا تھا کہ بیعت کرنے والے مہمانوں کے تین نمائندے حضور کے بالکل سامنے بیٹھیں گے اور حضور کے دست مبارک کے نیچے اپنے ہاتھ رکھیں گے اور ان نمائندگان کے پیچھے کرسیوں کی تین قطاریں بچھائی گئیں تھیں۔ جن پر دیگر مہمان بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب نے اپنے اپنے ہاتھ اپنے سے اگلے بھائی کے کندھے پر رکھ کر حضور کے ساتھ اپنا جسمانی تعلق جوڑا ہوا تھا اور مختلف سمتوں میں جانے والی یہ تین قطاریں جلسہ گاہ میں موجود سبھی مہمانوں کا حضور کے ساتھ تعلق جوڑ رہی تھیں۔

بیعت شروع ہوئی تو سٹیج پر موجود بہت سے احباب بھی حضور کے گرد جمع ہوگئے اور کسی نہ کسی طرح سے حضور کے ساتھ اپنا جسمانی تعلق جوڑ کر حضور کے ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ دھراتے ہوئے تجدید بیعت کرنے لگے حضور انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ با آواز بلند کہلا رہے تھے، ساتھ ساتھ بوسنین اور البانین زبانوں میں ترجمہ کے لئے فقرات کے درمیان وقفہ فرماتے جاتے تھے بیعت کے دوران عجیب روح پرور نظارہ ہر شخص نے دیکھا، ہیجان خیز کیفیات اپنے دل میں محسوس کیں اور دل و جان سے یہ عہد بیعت نبھانے کا عہد کیا اس تقریب میں البانین، بوسنین اور ترکی مہمانوں نے بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس نشست کی کل حاضری تین ہزار سے زائد تھی

الحمدللہ

جلسہ جرمنی کے موقعہ پر دوسری تبلیغی نشست

۹ ستمبر ۱۹۹۵ کو ۶ بجے شام مئی مارکیٹ کے احاطہ میں تیار کئے گئے VIP ٹینٹ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ترک، افریقن عرب، فرنچ اور بنگہ دیشی مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں ان مختلف قومیتوں کے کل 203 احباب شریک ہوئے

اس تقریب کا آغاز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم حفیظ الرحمن صاحب انور آف ہمبرگ نے کی اس تقریب میں حضور پرنور کے کلمات مبارکہ کا انگریزی سے تین زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ترکی زبان میں محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ اور فرنچ میں محترم نوید مارٹینی صاحب نے حضور کے ساتھ سٹیج پر بیٹھ کر ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ عربی ترجمہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جو حضور ایدہ اللہ کے رکن قافلہ محترم عبدالمومن طاہر صاحب کررہے تھے اور عرب دوستوں کو Head Phones کے ذریعے سنوایا جارہا تھا علاوہ ازیں محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ ترکی کے لئے اور جلسہ جرمنی پر تشریف لائے ہوئے امیر و مشنری انچارج ریپبلک آف بنین مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی فرنچ کے لئے معاون ترجمان کے فرائض ادا کرتے رہے۔ جب عرب دوست مائیک پر آکر سوال کرتے تو اس کا عربی سے انگریزی اور حضور ایدہ اللہ کے جواب کا انگریزی سے عربی میں محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب بڑی روانی سے ترجمہ کرتے رہے۔ اس موقعہ پر حضور نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی کامیاب ترجمانی پر خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت اور اسکے ترجمے کے بعد دعوت سوال دی تو ایک ترک مہمان نے مائیک پر آکر سلام کیا، حضور کو خوش آمدید کہا اور اپنے پر خلوص جذبات کا بڑے ہی خوبصورت انداز میں اظہار کیا پھر اپنے بیٹے کے لئے دعا کی درخواست کی جو غلط دوا ملنے کے باعث UNCONCIOUS ہو چکا ہے اور دو سال سے ہسپتال میں زیر علاج ہے، حضور ایدہ اللہ نے نہایت شفقت اور تشویش کے ساتھ مہمان دوست کی بات سنی اور ان سے دعا کرنے کا وعدہ کیا اور ساتھ ہی بچے کے لئے دوا بھی تجویز فرمائی۔

ایک افریقن مہمان نے پوچھا کہ کیا مسلمان کے لئے جائز ہے کہ کسی عورت کے ساتھ شادی کے بغیر رہے اور اس سے اس کے بچے بھی ہو جائیں۔

حضور نے دو ٹوک انداز میں فرمایا کہ یہ مکمل طور پر منع ہے۔ حضور نے اس جواب پر سوال کرنے والے مہمان کے تاثرات دیکھکر فرمایا

بقیہ: دورہ جرمنی صفحہ ۳

نمایاں طور پر نظر آتی رہی اور دوران گفتگو ہی بڑے ادب اور احترام کے ساتھ بعض دوست اٹھ اٹھ کر ان اگلی کرسیوں پر آنے لگے جو تقریب بیعت کے لئے ترتیب دی گئی تھیں۔ چنانچہ حضور نے گفتگو کے اختتام پر ان احباب سے دستی بیعت لی جن میں چار البانین اور تین بوسنین شامل تھے۔

بیعت کے بعد حضور نے دعا کرائی پھر اسی عمارت کے ایک اور ہال میں نماز مغرب و عشاء باجماعت پڑھائی اور مقامی جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا کھانا تناول فرمانے کے فوراً بعد فرانکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے حضور رات ایک بجے واپس مسجد نور پہنچے۔

الحمدللہ

دورہ کی بقیہ رپورٹ
آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

...ھا وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
...ے۔
... مہمان نے حدیث میں مذکور
...س نشانیوں کے بارہ میں سوال
...سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
...بہت گہرے معانی کا حامل ہے
...ظاہر پر لیا جا ہی نہیں سکتی ۔
...نیوں میں سے ایک یہ ہے کہ
...سے طلوع ہو گا اگر یہ نشان
...مراد ہو تو پھر تو ہر چیز ختم ہو
...کوئی اسے دیکھنے والا بھی موجود
...کہ یہ ممکن نہیں تو لازما اس کی
...ے گی اور یہی حال باقی نشانیوں
...معنوی طور پر ہمارے اس زمانے
...رہی ہیں ۔
...لس رات ۸ بجکر ۲۵ منٹ تک
...س کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ
...ن فرمایا کہ اب اجتماعی بیعت
...یں ایک جرمن ، ایک ترک ،
...ٹوگو اور ۶ عرب مہمان حضور
...ہد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ
...ہوں گے ، حضور نے ان
...ے لئے خصوصی دعا کی ۔
...م بارک وزد و ثبت اقدامکم
...ضور سٹیج سے نیچے تشریف لائے
...ی کے سامنے حضور کے لئے اور
...والے احباب کے لئے کرسیاں
...س مگر حضور وہاں پہنچ کر نہایت
...ساتھ ایک فٹ اونچی سٹیج کے
...ے گئے اور باقی احباب بھی حضور
...والہانہ محبت اور عقیدت کے
...ہی بیٹھ گئے ۔ یہ نظارہ عجیب
...س میں گویا پروانے شمع پر فدا
...تھے ۔ بیعت کے آخر میں
...ئی اور یہ مجلس برخواست ہوئی

...ے موقعہ پر تیسری تبلیغی نشست
...۱۹۹۵ کو VIP ٹینٹ (جلسہ گاہ)
...مہمانوں کے ساتھ منعقد ہوئی ۔
...از حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
...آوری پر بعد دوپہر پون بجے
...ریم سے ہوا ۔ اس تقریب میں
...کلمات پر فیض کا انگریزی سے
...سے ترجمہ کرنے کی سعادت
...خادم سلسلہ محترم ہدایت اللہ
...نے حاصل کی ۔ ان کے ہمراہ
...کے ماہر مربی سلسلہ احمدیہ محترم
...ق صاحب بھی موجود رہے ۔
...یں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین
...ن مہمان شامل ہوئے ۔ بعض
...ں موقعہ پر تشریف لا کر حضور
...مستفیض ہوئے ۔
...بہت سے مہمانوں نے مختلف

انداز میں پردے کے بارہ میں استفسار کیا اسے عورت کے لئے محرومی کا باعث قرار دیتے ہوئے پوچھا کہ اسلام نے ایسا کیوں حکم دے رکھا ہے ۔

حضور انور نے اس قسم کے سوالات کا بڑے واضح الفاظ میں جواب دیا اور بتایا کہ معاشرہ کی اصلاح اور اگلی نسلوں کی حفاظت کے لئے پردہ ایک بنیادی حیثیت کا حامل ہے ۔ بعض مہمانوں نے توہمات کے حوالے سے مختلف امور کی وضاحت چاہی ۔ ایک مہمان نے پوچھا کہ خلیفہ کیسے بنتا ہے اور کیا کوئی عورت بھی خلیفہ بن سکتی ہے ۔ حضور نے خلافت کے طریق انتخاب کا بتایا اور پھر فرمایا کہ چونکہ عورت کے لئے خلافت کی ساری ذمہ داریاں ادا کرنی مشکل ہیں اس لئے اسے اس سے آزاد رکھا ہے ایک تو فطرتی لحاظ سے کم دفاعی صلاحیت رکھتی ہے ۔ پھر اس کی مجبوریاں ہوتی ہیں اور ذمہ داریاں بھی مختلف نوعیت کی ہیں ۔ اسی لئے اس پر مسجد میں آکر نمازیں ادا کرنا بھی فرض نہیں قرار دیا گیا ہے حضور نے فرمایا کہ مرد اور عورت کا فرق ایسا فرق ہے جسے آپ کبھی ختم نہیں کر سکتے ۔ مثلاً Athletics والوں سے کہیں کہ وہ عورتوں اور مردوں کے مقابلے اکٹھے کروایا کریں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکے گا ۔

یورپ کے حوالہ سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل کے بارہ میں بھی مہمانوں نے بے جھجک ہو کر سوالات کئے جنکے حضور ایدہ اللہ نے نہایت درجہ مناسب ، معقول اور مدلل انداز میں جوابات عطا فرمائے ۔ جن سے ہر شریک مجلس نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کیا ۔ یہ مجلس دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی ۔

بقیہ : دورہ جرمنی صفحہ ۴

اسلام کر رہے ہیں ۔ اور جہاں تک حق بات کا تعلق ہے تو آپ کو یاد کراتا ہوں کہ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے حکومت انگلستان کی بوسنیا کے بارہ میں پالیسی کے خلاف آواز بلند کی اور اس کی MTA جو ساری دنیا میں دیکھا جانے والا جماعت احمدیہ کا ٹی وی ہے ، پر اس کی کثرت کے ساتھ تشہیر کی گئی ۔

حضور نے بڑے جلال سے فرمایا کہ میں تمام عالم اسلام میں واحد مسلم لیڈر ہوں جس نے بوسنیا میں جہاد پر زور دیا اور اسے اسلامی جہاد کہا ہے ۔

یہ تقریب 9 بجے رات تک جاری رہی اس تقریب کے دوران اخبار احمدیہ کے نمائندہ نے یہ بات نوٹ کی کہ حضور کے جوابات سنتے ہوئے حاضرین پر اثر و جذب کی کیفیت

باقی صفحہ ۲ پر

بقیہ: دورہ جرمنی

ساڑھے تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سات بج کر ۸ منٹ پر جماعت احمدیہ کیمپٹن کے زیر انتظام KAUFBEUREN شہر کے GALONZHAUS میں پہنچے۔ دو بچوں نے گل دستے پیش کر کے حضور سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ حضور نے ان بچوں کو پیار کیا اور احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے ہال کے ایک کمرے میں تشریف لے گئے چونکہ نشست کی تیاری ہو چکی تھی۔ حضور انور چند منٹ بعد اس وسیع اور خوبصورت ہال میں جلوہ افروز ہوئے جہاں سب مہمان آپ کے منتظر تھے۔ یہ نشست خصوصیت سے ٹوگو کے فرنچ زبان بولنے والے مہمانوں کے لئے ترتیب دی گئی تھی۔ چنانچہ اس تقریب میں ترجمانی کے فرائض امیر و مشنری انچارج ری پبلک آف بنین جناب چوہدری صفدر نذیر صاحب اور فرنچ ڈیسک جرمنی کے انچارج محترم نورانی صاحب نے سرانجام دیئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے فرنچ ترجمہ کے بعد ٹوگو کے ایک احمدی دوست محترم عبدالکریم صاحب نے عربی زبان میں ایک قصیدہ پیش کیا اور سات بجکر پچاس منٹ پر سوال و جواب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

حاضرین نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ سوال کئے اور پوری دلچسپی اور انہماک سے جوابات سنے اسلام کی ابتدائی تاریخ، مسیح ناصری اور مسیح موعود اور امام مہدی کے مقام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت، خاتم النبیین کے معانی کے بارہ میں خصوصیت سے سوالات ہوئے۔

ایک ٹوگو دوست نے باربار سوال کرتے ہوئے امام مہدی کے مقام انکی حیثیت اور انکے کام کے بارہ میں وضاحت چاہی۔ حضور نے بڑے تحمل کے ساتھ انہیں ہر پہلو سے سمجھایا اور ان کی تشنگی دور کرنے کی کوشش فرمائی۔ انہوں نے سوال در سوال کیا کہ میرے سوال کا مقصد یہ تھا کہ مسیح اور مہدی کا مقام کیا ہوگا، حضور نے برجستگی سے فرمایا وہ مقام جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کو دیا ہے۔ صحیح مسلم میں امام مہدی کو چار مرتبہ نبی اللہ کہا حضور نے فرمایا کہ جب نبی نے آنا ہی ہے تو حضرت محمد مصطفی کی امت کے لئے آپ کی امت سے ہی آنا چاہئے نہ کہ دوسری امت سے ادھار لیا ہوا مسیح۔ حضور نے مزید وضاحت فرمائی کہ جسطرح موسوی مسیح نے موسوی شریعت کو تبدیل نہ کیا اسی طرح اس مسیح نے بھی قرآن کو تبدیل نہ کرنا تھا نہ کیا

خاتم النبیین کے معانی بیان فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس کے جو معانی ہمارے نزدیک ہیں بالکل انہی معانی کو غیر بھی مانتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی ملاں سے پوچھو کہ خاتم النبیین آچکے ہیں تو کہے گا ہاں! پھر پوچھو کہ عیسیٰ نبی اللہ آنے والے ہیں تو بھی کہے گا ہاں گویا وہ کان کو سیدھے رخ کی بجائے الٹی طرف سے پکڑتے ہیں۔ پھر حضور نے خاتم کے لفظ کی وضاحت فرمائی کہ یہ لفظ تو بہترین کے لئے استعمال ہوتا ہے اور بہترین نبی ہی خاتم النبیین ہو سکتا ہے۔ حضور نے مثالیں دیں اور پوچھا کہ کیا مشہور عربی شاعر متنبی جسے خاتم الشعراء کہا اور لکھا گیا، کے بعد کوئی شاعر نہیں ہوا؟ کیا حضرت علی کے بعد کوئی ولی نہیں ہوا۔ اسی طرح بو علی سینا کو خاتم الاطباء کہا گیا مگر آج تک طبیب ہوتے چلے آرہے ہیں۔

حج نہ کرنے کے بارے میں ایک سوال ہوا تو حضور نے فرمایا احمدی خود تو اس سے کبھی نہیں رکے۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف نے نہ صرف حج کیا بلکہ وہاں شاہی مہمان کی حیثیت سے قیام فرمایا۔ ہاں ہمیں روکا جاتا ہے، اور روکا تو آنحضور کو بھی گیا تھا بلکہ نوع انسانی کی تاریخ میں سب سے پہلے آپ کو ہی روکا گیا۔

ایک دوست امام مہدی کے بارے میں ہر قسم کے دلائل سن چکے تو بڑے جوش سے پوچھنے لگے تو پھر وہ کہاں ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اگر آپ سے کوئی عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پوچھے کہ وہ کہاں ہیں تو آپ کیا جواب دیں گے۔ وہی جواب امام مہدی کے بارہ میں ہے کہ وہ اپنی بعثت کے بعد اپنا مشن مکمل کر کے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو چکے ہیں اور انکے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ الحمدللہ

یہ مجلس نو بج کر پنتالیس منٹ تک جاری رہی۔ پھر اجتماعی بیعت ہوئی۔ جس میں ۱۴ مہمانوں نے حضور اقدس کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اسطرح سے یہ بابرکت مجلس دعوت الی اللہ دو گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔ سوا دس بجے حضور نے اسی ہال کے ایک اور کمرے میں نماز مغرب و عشاء پڑھائیں جسکے بعد حضور میونخ شہر کے قریب المہدی مسجد بمقام (NEUFAHRN) تشریف لے گئے جہاں حضور نے رات قیام فرمایا۔

۱۳ ستمبر کی صبح احمدیہ مشن ہاؤس میونخ یعنی المہدی مسجد NEUFAHRN میں جشن کا سا سماں تھا۔ برلب سڑک واقع مشن ہاؤس کی عمارت ایک وسیع احاطہ کے درمیان بنی ہوئی ہے۔ لان میں دو مارکیاں لگی ہوئی تھیں جن میں مستورات اور مردوں کے لئے انتظارگاہ اور کھانے کا انتظام موجود تھا۔ میونخ ریجن کے احباب جماعت یہاں پیارے آقا سے شرف ملاقات کے منتظر تھے۔ حضور عمارت کے ایک کمرے میں دفتری امور کی سر انجام دہی کے ساتھ ساتھ احباب سے ملاقاتوں میں مصروف تھے۔ اور یہ سلسلہ ایک بجے تک جاری رہا۔ ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر حضور ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ کھانے اور آرام کے بعد ساڑھے چار بجے سہ پہر، حضور نے وزارت داخلہ صوبہ بائرن کے ایک اعلیٰ افسر GRÜNWART سے ملاقات فرمائی جو غیر ملکیوں کے امور کے ذمہ دار ہیں۔ اس کے بعد حضور انور میونخ ریجن کی ایک اور اہم جماعت AUGSBURG کی ترتیب دی ہوئی تبلیغی نشست میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ چھ بجکر پینتیس منٹ پر AUGSBURG کے ٹاؤن ہال میں ورود فرمایا تو احباب جماعت نے جذبہ محبت سے سرشار ہو کر استقبال کیا۔ دو بچوں نے حضور کی خدمت میں پھول پیش کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ یہاں حضور کچھ دیر کیلئے بغلی ہال میں تشریف لے گئے تو یہاں کے BURGER MIESTER یعنی میئر نے حضور کا پرتپاک استقبال کیا اور بڑے احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر کچھ دیر تک اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ہم ہمیشہ مذہبی لیڈروں کا کھلے دل سے استقبال کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا نہایت خوشی سے اظہار کیا کہ ہمارے شہر کی ایک عورت نے آپ کا مذہب قبول کیا ہے۔ انہوں نے آخر پر ایک مرتبہ پھر کہا کہ آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے دلی طور پر خوشی ہو رہی ہے۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں اپنے شہر کی ایک یادگاری شیلڈ پیش کی۔ حضور ایدہ اللہ نے اسے قبول فرماتے ہوئے اپنے جذبات تشکر کا اظہار فرمایا اور قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے جرمن ترجمہ کا ایک ایک نسخہ میئر موصوف کو پیش فرمایا۔

اس کے بعد پہلے سے یہاں پہنچے ہوئے ایک مقامی اخبار ALGEMAIN AUGSBURGER کے نمائندہ MR. KREIDEL نے موقعہ غنیمت جانا اور حضور انور سے انٹرویو شروع کر دیا۔ MR. KREIDEL نے جرمنی کے حوالہ سے جماعت کی اہمیت، بوسنیا میں جماعتی خدمات مسئلہ جہاد، عرب اسرائیل کشمکش اور پاکستان میں جماعت کی صورت حال کے بارے میں سوال کئے۔ جنکے حضور نے اختصار کے ساتھ بڑے واضح جوابات عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بڑے ہال میں تشریف لائے جہاں پر موجود بوسنین اور البانین مہمانوں نے احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور سات بجکر پانچ منٹ پر اپنی نشست پر جلوہ افروز ہوئے اور تقریب کے آغاز کا اعلان فرمایا، محترم محمد زکریا خان صاحب فاضل نے تلاوت قرآن کریم کی اور البانین ترجمہ پیش کیا۔

اس تقریب میں البانین زبان کے لئے محترم محمد زکریا خان صاحب فاضل اور بوسنین زبان میں ترجمانی کے فرائض محترم آرمینہ صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت اور اسکے ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حاضرین مجلس کو سوال کرنے کی اجازت اور دعوت دی تو ایک دوست نے سوال کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ہم آپ پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی مزید کیا ضرورت ہے۔

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے ختم نبوت کے مضمون پر روشنی ڈالی اور اس سوال کا پس منظر بیان فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ ہمارے خلاف اس وقت پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ یہ جماعت آنحضور کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ یہ مکمل طور پر غلط ہے۔ حضور نے تفصیل سے امت مسلمہ کے حالات پر روشنی ڈالی اور حضور نے فرمایا کہ امت مسلمہ 72 فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور آپس میں شدید اختلافات رکھتی ہے مگر ہمارے خلاف متحد ہے۔ گویا سب ہمیں 73 واں فرقہ قرار دیتے ہیں۔ اور آپ کی قوم جو بوسنیا میں شدید مصائب برداشت کر رہی ہے اور خوفناک مظالم اس پر ڈھائے جا رہے ہیں یہ ملاں آپ کے پاس آپ کی مدد کے لئے نہیں آتے مگر اسی صورت میں جبکہ ہماری مخالفت کرنی ہو۔ حضور نے فرمایا ہم آپ کی اپنی توفیق کے مطابق خدمت کر رہے ہیں مگر آپ کو عقیدہ بدلنے پر کبھی مجبور نہیں کیا۔

ایک البانین دوست نے پوچھا کہ آنحضور کے بعد کونسا فرقہ سیدھے راستے پر رہے۔ حضور نے اس دوست کے سوال پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ آنحضور نے بتا دیا تھا کہ جو میری سنت پر ہو گا اور وہ جماعت کی شکل میں ہو گا۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ آنحضور پر مظالم کئے جاتے رہے آپ کو اذان، نماز، مسجد اور حج کرنے سے روکا گیا۔ اور آج یہ سب کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔ ایک بوسنین نے سوال کیا کہ احمدیوں کے خلیفہ لندن میں کیوں ہیں جبکہ سب جانتے ہیں وہ اسلام کے دشمن ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بچگانہ سوال ہے ہم انگلستان انکی خاطر نہیں گئے، ہم وہاں پر تبلیغ

باقی صفحہ ۳ پر